www.KitaboSunnat.com

تذکرۃ المشاہیر

عبدالرشید عراقی

امام ابوالقاسم طبرانیؒ اور اُن کی علمی خدمات

امام ابوالقاسم طبرانیؒ ایک بلند پایہ محدث، علم و فضل کے جامع، حفظ و ضبط، اور ثقاہت و اتقان میں بلند مرتبہ تھے۔ ان کے معاصر علمائے کرام، اور ارباب کمال محدثین نے ان کے حفظ و ضبط اور ثقاہت کا اعتراف کیا ہے۔ اور ان کے صدق و ثقاہت پر علمائے فن کا اتفاق ہے۔

علامہ شمس الدین ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں۔ کہ:

"امام ابوالقاسم طبرانیؒ ضبط و ثقاہت اور صدق و امانت کے ساتھ بڑے عظیم رتبہ اور شان کے محدث تھے"[1]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) اور علامہ ابن العماد الحنبلیؒ (م ۱۰۸۹ھ) نے بھی ان کے حفظ و ضبط اور صدق و امانت کا اعتراف کیا ہے۔[2]

امام طبرانیؒ بڑے وسیع العلم تھے۔ حدیث میں ان کی وسعتِ نظر اور کمال کا بھی علمائے فن نے اعتراف کیا ہے۔ حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں۔ کہ:

حدیث کی کثرت اور علوئے اسناد میں ان کی ذات نہایت ممتاز تھی۔ اور حدیث میں ان کی بالغ نظری کا پوری دُنیائے اسلام میں چرچا تھا۔[3]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۲۹ھ) لکھتے ہیں۔ کہ

حدیث میں وسعت اور کثرت روایت میں وہ یکتا اور منفرد تھے۔[4]

---

[1] ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۲۶، [2] ابن حجر عسقلانی لسان المیزان ج ۳ ص ۷۳، ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۲ ص ۳۰، [3] ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۲۶ [4] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ص ۵۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوالقاسم طبرانیؒ میں دینی غیرت وحمیت بہت زیادہ تھی۔ اور دین کے معاملہ میں کسی قسم کی مداہنت کے قائل نہ تھے۔ حافظ ابن جوزیؒ (م ۵۹۷ھ) لکھتے ہیں کہ

امام طبرانیؒ دین کے معاملہ میں نہایت سخت تھے۔[1]

امام طبرانیؒ کو صحابہ کرامؓ سے غیر معمولی محبت وعقیدت تھی۔ اور صحابہ کرامؓ سے متعلق معمولی سی تنقیص بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی اس غیر معمولی محبت وعقیدت کی وجہ سے فرقہ قرامطہ اور اسمٰعیلیہ کے لوگ آپ کے مخالف ہوگئے۔ اور ان لوگوں نے آپ پر سحر کر دیا۔ جس کی وجہ سے آپ کی آنکھوں کی بصارت جاتی رہی۔[2]

امام طبرانیؒ کے فقہی مسلک کے بارے میں اختلاف ہے۔ مگر مولانا عبدالحلیم چشتی مرحوم نے عجالۂ نافعہ کی شرح میں ان کو شافعی المسلک بتایا ہے۔[3]

تصنیفات:

امام ابوالقاسم طبرانیؒ صاحب تصانیفِ کثیرہ تھے۔ آپ کی جو تصانیف مل سکی ہیں اُن کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ کتاب الاوائل
۲۔ کتاب التفسیر
۳۔ کتاب المناسک
۴۔ کتاب العشرۃ النساء
۵۔ کتاب السنّۃ
۶۔ کتاب الطوالات
۷۔ کتاب النوادر
۸۔ کتاب دلائل النبوۃ
۹۔ کتاب مسند شعبہ
۱۰۔ کتاب مسند سفیان
۱۱۔ کتاب حدیث الشامیین
۱۲۔ کتاب الرمی
۱۳۔ مسند العشرۃ
۱۴۔ معرفۃ الصحابۃ
۱۵۔ فوائد معرفۃ الصحابۃ
۱۶۔ مسند ابی ہریرہؓ
۱۷۔ مسند عائشہؓ
۱۸۔ حدیث الاعمشؒ
۱۹۔ حدیث الاوزاعیؒ
۲۰۔ حدیث شیبانؒ

---

[1] ابن جوزی، المنتظم ج ۷ ص ۵۴ [2] شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین ص ۵۴،
[3] عبدالحلیم چشتی۔ فوائد جامعہ برعجالۂ نافعہ ص ۸۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱- حدیث ایوبؓ
۲۲- مسند ابی ذرؓ
۲۳- کتاب الرؤیہ
۲۴- کتاب الجود
۲۵- العلم الالویہ
۲۶- فضل رمضان
۲۷- کتاب الفرائض
۲۸- کتاب الرّد علی المعتزلہ
۲۹- کتاب الرّد علی الجہمیہ
۳۰- مکارم اخلاق الفراء
۳۱- الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۲- کتاب المأموم
۳۳- کتاب الغسل
۳۴- کتاب فضل العلم
۳۵- کتاب ذم الرّائی
۳۶- کتاب تفسیر الحسن
۳۷- کتاب الزہری عن انس
۳۸- کتاب ابن المنکدر عن جابر
۳۹- مسند ابی اسحاق السّبیعی
۴۰- حدیث یحییٰ بن ابی کثیر
۴۱- حدیث مالک بن دینار
۴۲- کتاب ماروی الحسن عن انس
۴۳- حدیث ربیعہ
۴۴- حدیث حمزۃ الزّیات
۴۵- حدیث مسعر
۴۶- حدیث ابی سعد البقال
۴۷- طرق حدیث من کذب علی
۴۸- کتاب النوح
۴۹- مسند ابن جحادۃ
۵۰- کتاب من اسمہ عطاء
۵۱- کتاب من اسمہ شعبۃ
۵۲- کتاب اخبار عمر بن عبدالعزیز
۵۳- کتاب اخبار عبدالعزیز بن رفیع
۵۴- مسند روح ابن القاسم
۵۵- کتاب فضل عکرمہ
۵۶- کتاب امہات النّبیؐ
۵۷- مسند عمارہ بن غزیہ
۵۸- مسند طلحہ بن مصرف جماعۃ
۵۹- مسند العبادلۃ
۶۰- احادیث ابی عمرو بن العلاء
۶۱- کتاب غرائب مالک
۶۲- جزو ابان بن تغلب
۶۳- جزو حدیث ابن ابی مطر
۶۴- وصیۃ ابی ہریرہ
۶۵- مسند الحارث العکلی
۶۶- فضائل الاربعۃ الرّاشدین
۶۷- مسند ابن عجلان
۶۸- کتاب الاشربہ
۶۹- کتاب الطّہارۃ
۷۰- کتاب الامارۃ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۔ مسند ابی ایوب الافریقی ۷۲۔ مسند زیاد الجصاص

۷۳۔ مسند زافر ۷۴۔ حدیث شعبہ

۷۵۔ کتاب من اسمہ عبادؓ

۷۶۔ **کتاب الدعاء**۔ امام طبرانیؒ کی مشہور کتاب ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ادعیہ کو جمع کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ دعا کے فضائل و آداب بھی بیان کئے گئے ہیں۔ آخری باب میں آیتِ کریمہ (اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ) کی تفسیر کی گئی ہے۔[۱]

۷۷۔ معجم کبیر۔ ۷۸۔ معجم اوسط۔ ۷۹۔ معجم صغیر۔

امام طبرانیؒ کی حدیث میں یہ تینوں کتابیں بہت مشہور اور اہم ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) نے ان کو حدیث کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے۔[۲]

محدثین کی اصطلاح میں معجم ان کتابوں کو کہا جاتا ہے۔ جن میں شیوخ کی ترتیب پر حدیثیں درج کی گئی ہیں۔

معجم کبیر: اس میں صحابہ کرامؓ کی ترتیب پر ان کی مرویات شامل کی گئی ہیں، اور اس میں مشہور صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (م ۵۷ھ) جن کی مرویات کی تعداد ۵۳۷۴ ہے[۳] اس میں شامل نہیں ہیں۔ یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں ہے اور اس میں ۶۰ ہزار احادیث جمع کی ہیں۔[۴]

معجم اوسط: اس کتاب کو بھی امام طبرانیؒ نے شیوخ کے ناموں پر مرتب کیا ہے۔ اس کی ترتیب و تالیف میں امام صاحب نے بڑی کاوش اور محنت کی۔ آپ کو یہ کتاب بہت عزیز تھی۔ اس کتاب سے امام صاحب کی حدیث میں فضیلت و کمال اور حدیث سے کثرتِ واقفیت کا پتہ چلتا ہے۔ یہ کتاب ۶ ضخیم جلدوں میں ہے۔[۵]

معجم صغیر: اس کی ترتیب بھی شیوخ کے ناموں پر ہے اور اس میں ایک ہزار سے زیادہ شیوخ کی ایک ایک حدیث جمع کی ہے یہ ۱۳۱۱ھ میں مطبع انصاری

۱۔ عبدالحلیم چشتی، فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ ص ۸۰۔۸۱، ۲۔ شاہ عبدالعزیزؒ، بستان المحدثین ص ۵۴۔

۳۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۰۷، ۴۔ سید سلیمان ندوی، خطبات مدراس ص ۵۳

۵۔ حاجی خلیفہ بن مصطفیٰ، کشف الظنون ج ۲ ص ۶۵۴، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، بستان المحدثین ص ۵۲

۶۔ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۵۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلی سے شائع ہوئی۔[۱]

نام ونسب وولادت:

امام طبرانیؒ کا نام سلیمان بن احمد بن ایوب، کنیت ابوالقاسم، ماہ صفر ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔[۲]

اساتذہ وتلامذہ:

امام طبرانیؒ کے اساتذہ اور تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امام ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے تذکرۃ الحفاظ میں اور حضرت شاہ محدث دہلویؒ (م ۱۲۲۹ھ) نے بستان المحدثین میں آپ کے مشہور اساتذہ اور تلامذہ کا ذکر کیا ہے۔[۳]

تحصیل علم کیلئے سفر:

امام طبرانیؒ ۱۳ سال کے تھے کہ تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ پہلے آپ نے اپنے آبائی وطن طبریہ میں اصحاب علم وفضل سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد تحصیل علم کے لئے حمص، مدائن شام، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، یمن، مصر، بغداد، کوفہ، بصرہ، جزیرہ اور اصفہان تشریف لے گئے ہر جگہ صاحب علم وفن سے اکتساب فیض کیا۔[۴]

وفات:

امام ابوالقاسم طبرانیؒ نے ۲۸ ذی قعدہ ۳۶۰ھ سو سال کی عمر میں انتقال کیا۔ امام حافظ ابونعیم اصفہانی (م ۴۳۰ھ) نے نماز جنازہ پڑھائی۔[۵]

---

[۱] ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین ج ۲، ص ۵۲، [۲] ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۲۶، [۳] ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۲۶، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، بستان المحدثین ص ۵۵، [۴] ذہبی تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۲۶، [۵] ابن خلکان، وفیات الاعیان ج ۱ ص ۲۸۳، ابن جوزی، المنتظم ج ۷، ص ۵۴، ذہبی تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۳۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ